REGD-No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۰ نبوت ۱۳۳۹ ہش ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۹ نومبر۔ بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور فعال لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اسلام سے وفاداری دوسری ہر طرح کی وفاداریوں سے فائق ہے

یہ وفاداری تمام مسلمانوں کو خیر سگالی اور ہمدردی کے نہ ٹوٹنے والے رشتوں میں منسلک کر دیتی ہے

قاہرہ میں بہت بڑے اجتماع سے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا خطاب

قاہرہ ۹ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے متحدہ عرب جمہوریہ کی پارلیمنٹ کے ارکان طلباء نوجوانوں کی انجمنوں کے نمائندوں اور علماء کے بہت بڑے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے ہر حصے کے مسلمان اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا اظہار کرتے ہیں یہ وفاداری دوسری ہر طرح کی وفاداریوں پر فائق ہے۔ کیونکہ وہ عقیدے کی وفاداری ہے۔ صدر پاکستان نے ولولہ انگیز انداز میں کہا اسلامی حکومتوں اور اسلامی ملکوں کے باشندوں میں کیسے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں، عقیدے کی وفاداری ان سب اختلافات پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اور سب مسلمانوں کو خیر سگالی اور ہمدردی کے نہ ٹوٹنے والے رشتوں میں منسلک کر دیتی ہے۔

آپ نے کہا یہی وہ عقیدہ ہے جس کی وجہ سے الجزائر کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم فلسطینی مسلمانوں کی بدحالی، کشمیریوں پر ٹوٹنے والی آفتیں اور اسرائیل کے جارحانہ عزائم دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں شدید جذبات پیدا کر رہے ہیں۔

صدر ایوب کی اس تقریر کے اثنا میں بے شمار دفعہ حاضرین کی طرف سے پاکستان زندہ باد، ایوب خان زندہ باد اور ناصر زندہ باد کے نعرے بلند کئے جاتے رہے۔

ریڈیو پاکستان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق اس موقعہ پر صدر پاکستان کا ایسا پرتپاک خیر مقدم ہوا کہ غالباً کسی ملک کے سربراہ کا نہیں ہوا ہوگا۔ صدر محمد ایوب خان پر حاضرین کی طرف سے تحسین و آفرین کے جو پھول برسائے گئے۔ صدر پاکستان ان سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنی لکھی ہوئی تقریر چھوڑ دی اور حاضرین سے دل کھول کر باتیں شروع کر دیں جن کا نہایت گہرا اثر ہوا اس وقت یونیورسٹی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

صدر پاکستان نے کہا اسلام ترقی پسند مذہب ہے، اگر مسلمانوں نے وقت کا تقاضا پورا نہ کیا تو وہ مٹ جائیں گے۔ قدرت کا قانون واضح ہے جو لوگ وقت کا ساتھ نہیں دیتے وہ تباہ ہو جایا کرتے ہیں آپ نے امید ظاہر کی کہ عرب ممالک افہام و تفہیم کے ذریعے اپنے جھگڑے چکا لیں گے۔ عربوں کے وسائل پہلے ہی کم ہیں۔ جو عربوں کو اس طرح منتشر رہنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ باہمی غلط فہمیاں دوستانہ اور برادرانہ فضا میں بات چیت کرنے کے بعد دور ہو جانی چاہئیں۔

طوفان زدگان مشرقی پاکستان کی امداد کیلئے صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) کی طرف سے پانچ ہزار روپے کی پیشکش

صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱/۱۰ میں یہ فیصلہ کیا کہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپے کی رقم پیش کی جائے چنانچہ اس رقم کا چیک محترم جناب لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان صاحب گورنر مشرقی پاکستان کے نام ارسال کر دیا گیا ہے۔

مشرقی پاکستان کی تمام جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حتی الوسع تمام مصیبت زدگان کیلئے کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ فرمائیں اور جہاں تک ہو سکے اس آڑے وقت میں ایک تنظیم کے ماتحت ہر ممکن خدمت سرانجام دیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے طالب ہوں۔

ناظر بیت المال ربوہ

نادار مریضوں کے علاج کے لئے عطایا کی ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب کو علم ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں نادار و غریب مریضوں کے قیمتی علاج کے لئے ایک مد کھولی گئی ہے۔ جس میں احباب صدقات وغیرہ کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں۔ اور مستحق مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ اب اس مد میں رقم تھوڑی رہ گئی ہے۔ مگر مستحق نادار مریضان پر علاج کا خرچ کافی ہو رہا ہے۔ لہذا خاکسار پھر احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ صدقات دیتے وقت ضرور اپنے غریب بیمار بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور ایسی رقوم ہسپتال کو بھجوایا کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں نمائش

جامعہ نصرت ربوہ میں مختصر پیمانہ پر ایک نمائش بتاریخ ۱۰ نومبر لگائی جائیگی جس میں طالبات کی بنائی ہوئی ایمبرائڈری اور اونی چیزیں پیش کی جائیں گی۔ خورد و نوش کی اشیاء کا بھی انتظام ہوگا۔ ٹکٹ داخلہ صرف ۲ آنے ہوگا۔ نمائش کی رسم افتتاح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صبح ۹ بجے فرمائیں گی۔

امید ہے کہ بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰ر نومبر سنہ ۶۶ء

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور سائنسدان

آج سے تقریباً ۶۰ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ع

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

مطلب یہ کہ یورپ جو اس وقت بھی سائنس اور فلسفہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا منکر ہو چکا تھا آہستہ آہستہ اس کا مزاج بھی ایسا بن جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جائیگا

چند دن ہوئے ایک روسی سائنسدان نے یہ بڑ ہانکی تھی کہ ان کے سپٹنک نے خلاء میں ورود کیا ہے مگر نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ کا کہیں پتہ نہیں ملا۔ یہ دراصل موجودہ عیسائیت پر چوٹ تھی جس کا خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ آسمان پر موجود ہے اور یسوع مسیح آسمان پر چڑھ کر اپنے باپ کے دائیں طرف جا بیٹھا ہے اگرچہ ہمارا یقین ہے کہ یہ عامیانہ خیال سمجھدار عیسائیوں کا بھی نہیں ہے کہ آسمان کوئی ٹھوس چیز ہے جہاں اللہ تعالیٰ رہتا ہے اصل بات یہ ہے کہ جب علم نے اتنی ترقی نہیں کی تھی جیسی کہ اب کی ہے۔ تمام اقوام کا یہی خیال تھا کہ آسمان کوئی ٹھوس مقام ہے جہاں دیوتا یا دیوتاؤں کا دیوتا خدا تعالےٰ سکونت رکھتا ہے۔ یہ خیال اب تک چلا آیا ہے اور تقریباً تمام مذہبی لٹریچر میں ایسا ہی بیان کیا جاتا ہے۔

اس کے باوجود اسلام نے شاید پہلی دفعہ یہ کہہ کر کہ

وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض

اس خیال پر ضرب لگائی ہے اور اللہ تعالےٰ کے کسی خاص مقام پر محدود ہونے کی غلطی واضح کی ہے۔ تاہم عام مسلمان بھی عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کی طرح آسمان کو ابھی تک ایک ٹھوس مقام ہی سمجھتے ہیں اور عام بول چال میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب کی جاتی ہے تو آسمان ہی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص مقام پر مقید ہونے کی تردید علی الاعلان کی گئی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے بھی بعض اونچے دینی حلقوں میں یا فلسفیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ موجود ہونا مانا جاتا تھا۔ اور صوفیوں میں ہمہ اوست اور ہمہ از اوست کے تصورات موجود تھے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے عام طور پر جب اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب کی جاتی تھی تو اس کا اشارہ اس طرح آسمان کی طرف ہی کیا جاتا تھا کہ گویا آسمان ایک ٹھوس مادی خول ہے جو زمین کے اوپر الٹے پیالے کی طرح رکھ دیا گیا ہے۔

آج علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ آسمان کسی ایسی چیز کا نام نہیں ہے بلکہ زمین کے اوپر ایک فضا ہے جو غیر محدود ہے اور چاند ستارے اور سورج اس میں چل رہے ہیں۔ ہمارا ایک سورج ہے جس کے گرد سیارے گھومتے ہیں اور پھر بعض سیارے ایسے ہیں جن کے گرد چاند گھومتے ہیں۔ ایک خاص حد تک کرہ ہوائی ہے جو زمین کے گرد پھیلا ہوا ہے اس کے آگے خلا ہے۔ خلا کو اس وقت تک صرف ایک ایسی چیز سمجھا جا سکا ہے کہ اس میں ہوا وغیرہ نہیں ہے تاہم یہ تصور کیا جاتا ہے کہ کوئی چیز ہو سکتی ہے جو خلا کو بھی پر کرتی ہو اور جس کو ابھی انسان سمجھ نہیں سکا۔

الغرض روسی سائنسدان کا یہ کہنا کہ ہم نے خلا میں کہیں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا ایسی بات ہے جو ایک سائنسدان کے لئے سخت باعثِ شرم ہے۔ جب آج بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ آسمان کوئی چیز نہیں ہے اور نہ وہ کوئی محدود چیز ہے اور نہ ابھی کسی روسی کو یہ دعویٰ ہو سکتا ہے کہ اس نے تمام افلاک تک پہنچ حاصل کر لی ہے۔ تو ایسا کلمہ جو آج ایک بچہ بھی نہیں کہہ سکتا ایک سائنسدان کے مونہہ سے ادا ہونا کتنا لغو معلوم ہوتا ہے۔

یہ روسی سائنسدان ایسے سائنسدانوں میں سے معلوم ہوتا ہے جن کو تھوڑا علم بھی مغرور کر دیتا ہے جو دراصل ان کی جہالت کا نشان ہوتا ہے تعجب ہے کہ مغرب میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو بڑے سائنسدان اور فلسفی کہلاتے ہیں۔ مگر اللہ کے وجود کے منکر ہیں۔ اگرچہ وہاں اب ایسے سائنسدان بھی پیدا ہونے لگے ہیں جن کا خیال ہے کہ جوں جوں سائنس سے اس کائنات کا علم زیادہ ہوتا جاتا ہے توں توں ایک قادر مطلق ہستی کے وجود کا اثبات قوی ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ انگریزی کے مشہور رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کی حالیہ اشاعت میں مسٹر اے کریسی ماریسن صاحب نے جو نیو یارک اکیڈمی آف سائنس کے سابق پریذیڈنٹ ہیں ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے "سات وجوہات کہ ایک سائنسدان کیوں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے"۔ اس مضمون میں جو سات وجوہات بیان کی گئی ہیں مختصراً مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہم ریاضی کی ناقابل تردید پیمائشوں سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ سلسلہ کائنات کسی عظیم مہندس کا تجویز کردہ اور بنایا ہوا ہے۔

(۲) زندگی کا اپنے مقصود کے حصول کیلئے ذرائع و وسائل کا خزانہ رکھنا اس امر کا مظہر ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی سمجھدار وجود ہے۔

(۳) جانوروں کی عقل اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ کسی نیک دل ہستی نے ان بے بس وجودوں میں جبلّی سمجھ رکھی ہے۔

(۴) انسان میں جانوروں کی جبلی سمجھ سے بالا ایک چیز قوت تعقل ہے۔

(۵) تمام زندگی کے لئے ایسے سامانوں کی موجودگی جس کو ڈارون نہیں جانتا تھا مگر ہم جانتے ہیں مثلاً "genes" کے عجائبات۔

(۶) قدرت کی کفایت شعاریوں کو دیکھ کر یہی تصور کیا جا سکتا ہے کہ کوئی غیر محدود شعور کی حامل ہستی ہی ان حکمتوں کو ظاہر کر سکتی ہے جو قدرتی پیداوار میں پائی جاتی ہیں۔

(۷) یہ حقیقت کہ انسان "خدا" کا تصور کر سکتا ہے فی ذاتہٖ اسکے وجود کا بیّن ثبوت ہے۔

مختصراً یہ سات دلائل ہیں جو مضمون نگار سائنسدان نے اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق سائنس کے نقطہ نظر سے دیئے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت کے ایک مسلمان ہندوستانی مصلح کو خطاب کر کے اپنی تصنیف منیف "آئینہ کمالات اسلام" میں ایک حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"میں متعجب ہوں کہ آپ نے
کس سے اور کہاں سے سن لیا
اور کیوں کر سمجھ لیا کہ جو باتیں
اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس
نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب
ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ
اس فلسفہ کے پاس تو صرف
عقلی استدلال کا ایک ادھورا
سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس
یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے
کئی آسمانی ہتھیار ہیں ......"

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۵۵ حاشیہ)

ہم نے اس مضمون میں مسٹر کریسی ماریسن کے اللہ تعالیٰ کے وجود کے جو سات دلائل مختصراً رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ سے نقل کئے ہیں یہ تمام دلائل بلکہ ان سے بھی زائد دلائل آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں دیئے گئے ہیں۔ جو شخص بھی قرآن کریم کا غور سے مطالعہ کرے گا اس کو باری تعالیٰ کی ہستی کے یہ اور ان سے بڑھ کر سائنسی اور فلسفیانہ دلائل ہر طرف بکھرے ہوئے ملیں گے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس مغربی سائنسدان نے گویا قرآن کریم ہی سے یہ دلائل لے کر انہیں سائنسی معلومات پر چسپاں کیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ عظیم معجزہ ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی تھی انشاء اللہ ہم اگلی قسط میں اس حقیقت کو پیش کریں گے۔

(باقی)

عہدیداران و غیر عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا۔ کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا۔ کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا۔ اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا۔ تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ر اکتوبر کو تحریک جدید کے نئے سال ۲۳/۱۷ کا اعلان فرمایا ہے۔ احباب اپنے اپنے ہاں وعدوں کے بھجوانے کے کام کا جائزہ لیں اور اس وقت تک اطمینان کا سانس نہ لیں۔ جب تک کہ ساری جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہ کہہ لے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فوٹو کیوں کھنچوایا؟

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض غیر احمدی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب کسی نبی نے اپنا فوٹو نہیں کھنچوایا۔ تو حضرت مرزا صاحب نے اپنا فوٹو کیوں کھنچوایا ہے؟

حضور نے فرمایا:-

جتنے انبیاء علیہم السلام آئے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ریل پر سوار نہیں ہوا معترض سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ تم ریل پر کیوں سوار ہوتے ہو۔ وہ یہی جواب دیں گے کہ ان دنوں میں ریل تھی ہی نہیں۔ اس لئے وہ ریل پر سوار نہیں ہوتے۔ ہم بھی یہی جواب دیں گے کہ باقی انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں چونکہ فوٹو گرافی کا ہنر موجود نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے فوٹو نہیں اتروائے اگر کوئی کہے کہ ان کے زمانہ میں مصوری کا علم موجود تھا۔ تو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ

مصوری اور چیز ہے اور فوٹو گرافی اور چیز ہے

فوٹو سے اصل حقیقت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس میں انسان خود کوئی تخلیق نہیں کر سکتا۔ لیکن مصوری میں تصویر مصور کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ ایک بزرگ آدمی کا نقشہ ایسے رنگ میں کھینچ سکتا ہے کہ وہ بڑا بھاری غنڈہ نظر آئے۔ اور تصویر سے جو جذبات ظاہر ہوں وہ نہایت اوباشانہ ہوں۔ شکل تو بے شک ویسی ہی بنائے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ آنکھوں میں ایسی چمک رکھ دے جس سے ایک بزرگ بدمعاش معلوم ہونے لگے۔ حالانکہ اس تصویر میں ناک کان اور باقی اعضاء ویسے ہی ہونگے۔ لیکن اس تصویر سے جو جذبات مترشح ہونگے وہ غیر شریفانہ ہوں گے۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ایک پاک دامن عورت کی آنکھوں کی چمک اور اس کا پوز (Pose) ایسا بنائے کہ وہ بدمعاش عورت معلوم ہونے لگے۔ اس لئے

انبیاء کی تصویریں بنانا منع ہے

ورنہ فوٹو میں کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ وہ اصل کے مطابق ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف نبوۃ میں تبدیلی کی نہ کہ عقیدہ میں

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۱ء کے بعد عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ یا کہ تعریف نبوت میں تبدیلی کی ہے؟

حضور نے فرمایا کہ تعریف نبوت میں تبدیلی کی ہے نہ کہ عقیدہ میں۔ دعوے کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے شروع دعویٰ سے لے کر آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یعنی ۱۸۹۱ء سے آپ اپنے دعویٰ کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے نبوت کے مدعی تھے۔ تبدیلی صرف اس بات میں ہوئی ہے کہ پہلے آپ نبی کی تاویل محدث سے کی لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد نبی کے نام کو تصریح کے ساتھ اختیار کیا۔ اگر ۱۹۰۱ء سے پہلے اور بعد کی کتابیں غور سے دیکھی جائیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے

تعریف نبوت میں تبدیلی

کی ہے نہ کہ عقیدہ نبوت میں۔ جھگڑا تو تعریف نبوت کی تبدیلی کا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب یہ کہتے ہیں کہ اس بات پر مباہلہ کر لیا جائے کہ آپ نے ۱۹۰۱ء کے بعد اپنا عقیدہ بدلا ہے یا نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا عقیدہ بدلا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ آپ نے تعریف نبوت میں تبدیلی کی۔ شہادت القرآن اور ازالہ اوہام میں آپ نے اپنے آپ کو نبی بمعنی محدث کہا ہے۔ کیونکہ آپ یہ سمجھتے تھے کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو مستقل شریعت لائے۔ گو آپ کے الہامات میں بکثرت نبی کا خطاب موجود تھا۔ لیکن آپ اس سے مراد محدثیت لیتے رہے۔ بعد میں آپ نے نبوت کی تعریف یہ کی کہ جس پر کثرت سے امور غیبیہ ظاہر کئے جائیں۔ جو اہم امور پر مشتمل ہوں۔ اس کا نام نبی ہوتا ہے۔ اور یہ چیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدا سے حاصل تھی۔ پس یہ صاف بات ہے کہ عقیدہ نبوت میں تبدیلی نہیں ہوئی بلکہ تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی

اس کی موٹی مثال

یوں سمجھ لیں کہ آپ کے پاس لوٹا پڑا ہوا ہو اور آپ کی زبان میں لوٹے کو کچھ اور کہتے ہوں اور کوئی شخص آپ سے پوچھے کہ کیا آپ کے پاس لوٹا ہے اور آپ اسے جواب دیں کہ نہیں میرے پاس لوٹا نہیں۔ تو ممکن ہے وہ کہدے کہ آپ نے جھوٹ کیوں بولا لوٹا تو آپ کے پاس پڑا ہے۔ تو آپ اسے کہیں گے کہ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ اسے لوٹا کہتے ہیں۔ اب دیکھئے چیز ایک ہی ہے۔ اور وہ آپ کے پاس موجود تھی۔ لیکن تعریف میں فرق ہونے کی وجہ سے آپ اس کا مفہوم نہ سمجھ سکے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد میں جس چیز کا نام نبوت رکھا۔ وہ ابتداء سے آپ کو حاصل تھی

صرف تعریف میں تبدیلی کی

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے نہ کہ عقیدہ نبوت میں تبدیلی کی ہے آپ جب بھی نبوت سے انکار کرتے تھے پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے۔ لیکن دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور وفات تک اس پر قائم رہے۔

عقیدہ کے بغیر عمل

ایک دوست نے عرض کیا کہ عقیدہ کے بغیر عمل کوئی فائدہ دیتا ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا:

صحیح عمل صحیح عقیدہ کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح اکیلا عقیدہ

انسان کی نجات

کا باعث نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ انسان عمل بھی کرے۔ اسی طرح کوئی عمل صحیح طور پر نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے پیچھے صحیح عقیدہ کام نہ کر رہا ہو۔ جو شخص عمل تو کرتا ہے۔ لیکن صحیح عقیدہ نہیں رکھتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی آدمی کو پیاس لگی ہوئی ہو۔ لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ پانی کہاں ہے۔ بے شک وہ بھاگتا پھرے اس کی پیاس نہیں بجھے گی ان دونوں حالتوں کے لوگ کامل نہیں ہو سکتے وہ تھوڑا سا رستہ چلکر تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اپنی

عاقبت خراب

کر لیتے ہیں۔ جب تک انسان کو یہ علم نہ ہو کہ اس نے کہاں سے کام شروع کرنا ہے اور کہاں ختم کرنا ہے۔ وہ کام کیا کرے گا۔ اور اگر یہ علم تو ہو لیکن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہے تو ایسی صورت میں بھی اس کا علم اسے کچھ فائدہ نہیں دیگا۔ پس صحیح عقیدہ اور صحیح عمل دونوں ہی ضروری ہیں۔ ان کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۳)

(۱۵) پندرھویں علامت ان کی علم قرآن ہے۔ قرآن کریم کے معارف اور حقائق و لطائف جس قدر ان لوگوں کو دیئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ہرگز نہیں دیئے جاتے۔ یہ لوگ وہی مطہرون ہیں جن کے حق میں اللہ جلشانہ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون

(۱۶) ان کی تقریر و تحریر میں اللہ جل شانہ ایک تاثیر رکھ دیتا ہے۔ جو علمائے ظاہری کی تحریروں و تقریروں سے نرالی ہوتی ہے۔ اور اس میں ایک ہیبت اور عظمت پائی جاتی ہے۔ اور بشرطیکہ حجاب نہ ہو دلوں کو پکڑ لیتی ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

ایک بزرگ مرحومہ خاتون

(از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

یکم نومبر ۱۹۶۰ء کو راولپنڈی سے عزیزان حفیظ الرحمٰن۔ عبدالرحمٰن۔ محمد رمضان اور شیخ احمد دین اپنی والدہ خیر النساء مرحومہ کا جنازہ لائے۔ دفتر وصیت کی منظوری حاصل کرکے میت کا تابوت مسجد مبارک کے قریب لاکر رکھا اور اس عاجز کو کہا کہ ہماری والدہ کا جنازہ آپ پڑھا دیں۔ اور یہ ان کی دلی تمنا تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ادھر میں بھی چاہتا تھا کہ کوشش مجھے نماز پڑھانے اور مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعائیں کرنے کا موقعہ مل جائے۔ سو علیم و بصیر خدا تعالیٰ نے اس کا موقعہ بہم پہنچا دیا۔

برادران یہ مرنے والی خاتون محترمہ خیر النساء عمر قریباً ۷۴ سال اس بزرگ صحابی کی بیوی تھیں جن کا نام حاجی محمد صدیق صاحبؓ دہلی والے مشہور رہا ہے۔ ان کی نسبت نہ معلوم دہلی سے کس طرح ہوگئی۔ کیونکہ حقیقتاً ان کی جائے پیدائش محلہ ڈھک باز اوڈیالہ تھی جہاں انہوں نے چالیس سال سے کچھ زیادہ وقت اپنی زندگی کا گذارا جہاں ان کو احمدیت نصیب ہوئی، جہاں ان کو روحانی حیات نصیب ہوئی۔ جہاں ان کو وہ سجدے نصیب ہوئے جن کے نتیجہ میں بیحد برکات انہیں حاصل ہوئیں۔ ان کو تضرعات کی بدولت اول اول ایک معمولی سے روزگار کی جو دہلی میں تھا خوشخبری نصیب ہوئی جو ان کے لئے زندگی بخش ثابت ہوئی۔ دہلی میں پہنچ کر اس قدر فراخی نصیب ہوئی کہ وہ وہیں کے ہوگئے اور دہلوی کہلانے لگ گئے۔

یہ بزرگ بڑی جوانمرد ہستی تھی جو ہستی باری تعالیٰ کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھتی تھی۔ ان کی دلنگداز آہوں نے نہ صرف اپنے لئے برکات کو کھینچ لیا بلکہ وہ ہمارے جیسے ناچیزوں کے لئے بھی سبق آموز بنیں۔

مرحومہ اسی محلہ کی لڑکی تھیں جس محلہ میں ہمارا گھر تھا۔ اور یہ ابھی چھوٹی عمر میں ہماری پھوپھی صاحبہ حضرت رحیم النساءؓ کے ہاں قرآن کریم پڑھنے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ گویا ہماری پھوپھی صاحبہ سے قرآن کریم پڑھا تھا اور ہمارے خاندان سے احمدیت کا مخفی اثر ان کی روح میں پہنچ گیا تھا۔ ادھر حاجی محمد صدیق صاحب بھی اسی محلہ میں رہتے تھے وہ جب احمدی نہ ہوئے تھے ہمارے خاندان کے سب سے پہلے احمدی حضرت بھائی محمد یوسف صاحبؓ جن کی بیعت ۱۸۹۴ء کی تھی مناظرہ کرتے رہتے تھے۔ اور احمدیت کی مخالفت میں بہت کچھ زور لگایا کرتے تھے ایک بار ان کی بحث ہمارے پھوپھا صاحب حکیم رحمت اللہ صاحبؓ سے ہوگئی ان کے ساتھ مناظرہ میں حاجی صاحب سے کچھ گستاخانہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں نکل گئے۔ ہمارے پھوپھا صاحب سے جو نہایت شریف اور نجیب انسان تھے اور لڑائی جھگڑاوں سے کوسوں دور رہنے والے تھے غصّہ کی وجہ سے نہ رہا گیا انہوں نے جناب حاجی صاحب کے ایک طمانچہ مارا۔ مجھے یاد ہے کہ اس واقعہ کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ جناب حاجی صاحب حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے۔

حضرت حاجی صاحب ہمارے پھوپھا صاحب سے تربیت یافتہ تھے اور ان کی مرحومہ بیوی ہماری پھوپھی صاحبہ کی زیر تربیت رہی جب آں مرحوم پہلی بار قادیان آئے تو ہمارا اچھی اشخاص کا قافلہ تھا (۱) مولوی عبداللہ صاحب غزالی پیڈ غیر (۲) حافظ نور محمد صاحبؓ سیکرٹری جماعت پٹیالہ (۳) حاجی محمد صدیق صاحب (۴) محمد افضل صاحب (۵) خدا بخش صاحب (۶) خان حشمت اللہ طالبعلم۔ یہ نام ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء کے بدر میں درج ہیں۔

اسی کے قریب زمانہ میں ان کی شادی مرحومہ سے ہوئی شادی کے وقت مرحومہ اور ان کے والدین احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ مگر حاجی صاحب کی تضرعات نے وہ کرشمہ دکھلایا کہ ماں باپ نے لڑکی حاجی صاحب کے ساتھ بیاہ دی۔ شادی ہوگئی ایک طرف اخراجات کی تنگی۔ دوسری طرف بیوی کی طرف سے احمدیت کے خلاف ایذارسانی سلسلہ کے اخبار اور کتابیں جلا ڈالتی تھیں۔ لیکن حاجی صاحب نے لاتعداد سختیاں جھیلیں اور اُف تک نہ کی اور قریباً پانچ چھ سال اس جوانمردی میں گذار سے۔ آخر اللہ تعالیٰ وہ دن لے آیا کہ ان کی بیوی نے بصدق دل سے احمدیت کو قبول کر لیا اور پھر وہ اخلاص کا نمونہ دکھلایا جو قابل رشک نمونہ تھا۔ اور خود ہی احمدی نہیں بنیں بلکہ چھ بچوں کی بھی ایسی دستی تربیت کی کہ احمدیت کے عاشق بن گئے۔

اس جوڑے کو جہاں مال ملا۔ جہاں نیک اولاد ملی وہاں حج بھی نصیب ہوگیا۔ ان کی اس خوش بختی کے پیش نظر جہاں میں اپنی بے بضاعتی نظر آتی ہے وہاں شکر بھی پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے دو بزرگوں کی خدمت کرا(م)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل

برائے سال ۶۱-۱۹۶۰ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سال ۶۱-۱۹۶۰ء کے لئے مندرجہ ذیل خدام کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔

نائب صدر۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
معتمد:۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔
مہتمم مال۔ حمید اللہ صاحب۔
مہتمم تربیت و اصلاح۔ مولوی غلام باری صاحب سیف
مہتمم وقار عمل۔ رفیق احمد صاحب ثاقب
مہتمم تعلیم و ذہانت۔ سید محمود احمد صاحب ناصر
مہتمم صحت جسمانی۔ محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی
مہتمم اصلاح و ارشاد۔ مولوی نورالحق صاحب انور
مہتمم تحریک جدید۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
مہتمم اطفال۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
مہتمم اشاعت:۔ مولوی دوست محمد صاحب شاہد
مہتمم صنعت و حرفت۔ چوہدری مسعود احمد صاحب عاطف
مہتمم عمومی۔ مرزا خورشید احمد صاحب
مہتمم تجنید۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
مہتمم مجالس بیرون۔ شیخ مبارک احمد صاحب
مہتمم مقامی۔ رفیق احمد صاحب ثاقب
محاسب۔ مرزا عبدالشکور صاحب
۔ خدمت خلق کا شعبہ خاکسار کے پاس ہوگا۔

تمام قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ آپ ان مہتممین کی اصولی ہدایات کے مطابق کام کریں اور اپنی مشکلات ان کے سامنے رکھ کر ان سے مشورہ کریں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ مجلس عاملہ مرکزیہ کا ہر ممبر انشاء اللہ آپ کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور صحیح طریق پر کام کرنے کی ۔۔۔ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار سید داؤد احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

مکرم محمد عبداللہ صاحب ربوہ کا ایک لڑکا عمر ۹ سال سننے اور بولنے سے معذور ہے۔ اس کا نام بشارت ہے۔ قریباً ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے

قد ۳½ فٹ ۔ چہرہ چوڑا ۔ جسم درمیانہ۔ رنگ گندمی ۔ ربوہ۔ اللہ۔ برف بوتل۔ بلب وغیرہ الفاظ لکھے ہوئے پڑھ اور بول سکتا ہے۔ جملہ مجالس اپنے لڑکے کی تلاش کریں۔ اگر کہیں مل جائے تو فوری طور پر بذریعہ تار دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۶ نومبر کو مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بی اے ابن مکرم چوہدری فضل احمد صاحب آف پیر چیچی کی تقریب شادی عمل میں آئی ۔ ان کا نکاح ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء کو محترمہ نصیرہ قمر صاحبہ بنت مکرم چوہدری قمر الدین صاحب ربوہ سے قرار پایا تھا۔ جو کہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی نواسی اور حضرت چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔

برات چک $\frac{67}{R.B}$ ضلع لائلپور سے ربوہ آئی اور اسی دن شام کو واپس روانہ ہوگئی۔ اس تقریب میں بعض افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ متعدد دیگر بزرگان سلسلہ و احباب بھی شامل ہوئے۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو مبارک کرے اور اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے آمین :

درخواست دعا

:۔ میری خالہ صاحبہ اہلیہ میجر محمد اسمٰعیل صاحب بھاگلپوری ان دنوں بیمار ہیں۔ اور شدید کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نورالحق حلیم)

م اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی اولاد پر بھی فضل و رحم کا سلسلہ جاری رکھے۔ آمین

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

جماعت کی تعلیم و تربیت بعض خاص تقاریب۔ شیخ امری عبیدی صاحب کا تبلیغی لیکچر

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن ٹبورا ماہ مئی تا اگست سنہ ۶۰ء

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر بی اے بتوسط وکالت التبشیر — ربوہ

(۲)

جماعت کی تعلیم و تربیت

مسجد احمدیہ ٹبورا میں پنجگانہ نماز باجماعت کا انتظام جاری رہا۔ صبح کی نماز کے بعد درس القرآن دیتا رہا۔ اور مغرب کی نماز کے بعد درس الحدیث (تجرید بخاری) جاری رہا۔ احباب جماعت کے مختلف سوالات کا جواب دینے کا موقعہ بھی ملتا رہا۔ جو ان کو دیگر احباب سے تبلیغی گفتگو کے دوران میں پیش آتے ہیں جمعہ کی نماز میں اردگرد کے احمدی احباب بھی آتے ہیں۔ اس لئے خطبات جمعہ میں جماعت کے عقائد اور اس کے پروگرام۔ دنیا اور ملک کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق اسلامی نظریات جیسے مضامین کو پیش نظر رکھا۔ چندہ جات کے بارہ میں بھی احباب کو بار بار توجہ انفراداً اور اجتماعاً دلائی جاتی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مشن کے ممبران چندوں میں دوسرے سب مشنوں سے آگے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں موصیوں کی تعداد میں تین کا اضافہ بھی ہوا دو طلبہ مقامی طور پر تیار کر کے مشنری کلاس دارالسلام بھجوائے گئے۔ جلسہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ بھی منعقد کیا گیا ایشین اور افریقن احباب نے تقریریں کیں

تبلیغ بذریعہ ڈاک

عرصہ زیر رپورٹ میں سوا سو کے قریب خطوط لکھے گئے۔ جن میں اکثر تبلیغی اغراض کے لئے تھے نیز ۲۱۰ احباب کو لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک بھی بھجوایا گیا۔ جس کے ڈاک کا خرچ محترمی ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر نے ادا فرمایا۔ اس ذریعہ سے ہماری آواز بعض ایسے مقامات پر پہنچ رہی ہے کہ جہاں بس اور گاڑی کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا پہنچنا کار دارد والا معاملہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعض لوگوں نے تفسیر قرآن مجید اور دیگر لٹریچر بھی خرید فرمایا ہے نیز ایک انگریزی اخبار میں شائع ہوا۔

مشن کے دفتری امور

ہمارا موجودہ مشن بہت پرانا ہے اور خاصہ مشہور ہے۔ نیز یہاں مشن کی مسجد۔ باغ اور وسیع مشن ہاؤس بھی ہیں۔ باغ اور مسجد کی صفائی کے کام کی نگرانی کے علاوہ آجکل مرمت کا کام بھی شروع کر رکھا ہے جو یہاں کی بیر کے پیش نظر کافی مشکل کام ہے۔ اس عرصہ میں چار احباب کے جنازوں کا بھی انتظام کرنا پڑا۔ ان میں سے ایک تو ہمارے ایشین دوست محترمی الحاج مرزا فضل کریم صاحب تھے۔ جو اس مشن کے روح رواں تھے انہوں نے مشن کے ابتداء سے محترمی الحاج شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ سے ہر رنگ میں تعاون کیا اور مشن کی جائیداد بنانے میں کئی بار ہزاروں شلنگ کا قرضہ بھی دیا۔ بلکہ اپنی وفات سے دو ہفتہ ہی قبل اپنا ایک مکان قیمتی دس ہزار شلنگ جماعت کو بطور وقف کے دے دیا تھا۔ ان کی وفات پر احمدیہ مسجد میں جنازہ کے لئے نہ صرف احمدیوں کا ہجوم تھا بلکہ سنی (افریقن۔ ایشین) اور شیعوں کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

دوسرے قابل ذکر دوست معلم مسعودی اسماعیل تھے۔ جو ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ اور نمازوں میں انکی باقاعدگی قابل رشک تھی ان کی تین ماہ کی بیماری کے دوران میں اکثر احمدیوں کو عیادت کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک دوست مسٹر TUMBO تھے اور چوتھا جنازہ ہمارے پریذیڈنٹ معلم یوسف دنیا کی ایک سالہ بچی کا تھا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جنت نصیب کرے اور لواحقین کو صبر و رضا عطا فرمائے۔

تقریب عید الاضحیٰ

مشن نے عید الاضحیٰ کی تقریب کو پورے اہتمام سے منایا۔ نماز عید میں افریقن ایشین احمدی بھائیوں کے علاوہ سنی مسلمان بھی شامل ہوئے۔ نماز عید کے بعد باہمی تعارف کے بعد مشن آفس میں بعض دوستوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ نماز عید و خطبہ مکرمی چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ یوگنڈا نے جو رخصت پر ٹبورا بیوی بچوں کو ملنے آئے ہوئے تھے نے پڑھایا۔ نماز کے معاً بعد قربانیوں کا سلسلہ جاری ہوا۔ احباب نے انفراداً بھی دل کی قربانیوں کا اپنے گھروں میں انتظام کیا ہوا تھا۔ اور مشترکہ قربانی کے لئے گائے کا انتظام خاکسار نے کیا۔ مذبح میں خود جا کر گائے ذبح کروائی اور گوشت مشن ہاؤس میں لا کر احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب میں تقسیم کیا۔ پھر عصر کے بعد سیکنڈری سکول ٹبورا کے طلبہ کی دعوت چائے تھی۔ جس میں طلبہ نے حصہ لیا۔ چائے کا انتظام محترمی چوہدری عنایت اللہ صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ نے فرمایا۔ اسلامی مسائل اور احمدیہ جماعت کی سرگرمیوں پر گفتگو جاری رہی۔ ان طلبہ کا ہیڈ ماسٹر ایک پادری کا لڑکا ہے۔ ہوسٹل میں اس دن کسی خاص کھانے کا انتظام بھی نہیں تھا۔ بہرحال دعوت کے ذریعہ سے طلبہ کے لئے عید منانے میں مشن نے ان کی مدد کی۔

ٹبورا میں نیا مسلم سکول

ٹبورا میں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ مگر یہاں پادریوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے ابھی تک ان کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکا۔ چنانچہ اب مسلسل ان کو ترغیب دینے کے بعد تین چار دوست آگے آئے ان کو سکول شروع کرنے کی سکیم تیار کر دی گذشتہ چار ماہ سے یہ سکول کرایہ کے کمرہ میں کام کر رہا ایک استاد نے چھ طلباء کو پڑھانا شروع کیا تھا اب ۵۰ طلباء ہیں اور دو معلم۔ اور نئی بلڈنگ کا سنگ بنیاد ۱۱ر ستمبر کو رکھا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کی ہر قسم کی مدد کی گئی۔ سکیم۔ سکول پروگرام ملی رجسٹر۔ حساب آمد و خرچ اور حکومت کے ساتھ ضروری خط و کتابت میں ہر قسم کی مدد کی گئی۔ خدا کرے کہ یہ سکول جلد منظور ہو جائے۔ اور اسے گرانٹ مل جائے۔

پاکستانیوں کی خدمت

ٹبورا میں پاکستانی اصحاب کی سوشل ضروریات پوری کرنے کے لئے "پاکستان ایسوسی ایشن" قائم تھی جو کئی سال سے کام نہ کر رہی تھی۔ اس کا احیاء کر کے نئے سرے سے الیکشن ہوا جس میں خاکسار کو سکرٹری شپ کا کام سونپا گیا۔ چنانچہ اسکے بعد اسکے ممبران کو اسلامی تعلیم اور کلچر سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف ذرائع زیر استعمال رہے۔

پاکستان کا یوم آزادی ۱۴ر اگست کو منایا گیا جس میں خاکسار نے پاکستان کی تاریخ اور موجودہ انقلابی دور کے کارناموں پر تقریر کی اور سامعین کو بتایا کہ اگر ہم اپنے آپ کو اسلامی کلچر کی چلتی پھرتی تصویر بنا لیں تو یقیناً ہم دور بیٹھے بھی پاکستان کی خدمت کر سکتے ہیں۔

ٹبورا مشن کا ایک خاص مہمان

عرصہ زیر رپورٹ میں سب سے آخری اور اہم واقعہ برادرم شیخ امری عبیدی صاحب الحاج احمدیہ مسلم مشن دارالسلام کی آمد تھی گو وہ پہلے بہت عرصہ یہاں رہ چکے ہیں مگر اب وہ احمدی مشنری کے علاوہ دارالعلوم کے میر اور Kigoma کے ضلع کی طرف سے مجلس قانون ساز کے ممبر کی حیثیت بھی بفضل تعالیٰ حاصل کر چکے تھے چنانچہ ان کا دو دن کا قیام مشن کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا

احمدیہ مشن نے ان کے اعزاز میں ایک وسیع ٹی پارٹی کا انتظام کیا۔ یہ پارٹی احمدیہ مسجد فضل کے وسیع صحن میں کی گئی۔ حاضرین میں سے ٹبورا کی ہر کمیونٹی (ایشین افریقن) کے نمائندگان کے علاوہ شہر کے آفیسران۔ ٹاؤن کونسل کا چیئرمین والی۔ پریس کے نمائندے اور علاقہ کے چیف بھی حاضر تھے۔ اکل و شرب کے بعد تلاوت قرآن کریم معلم یوسف دنیا صاحب پریذیڈنٹ جماعت ٹبورا نے فرمائی۔ پھر سواحیلی میں مبارکباد معلم رشیدی صالح نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے مخدوم برادرم شیخ امری عبیدی صاحب کی خدمت میں ایڈریس پڑھا۔

پبلک لیکچر

یہاں کی سب سے بڑی بلکہ واحد سیاسی پارٹی T.A.N.U کے زیر اہتمام اہالیان ٹبورا کے لئے ایک پبلک لیکچر کا بھی انتظام تھا جس میں ہزاروں افراد حاضر ہوئے۔ اس لیکچر میں امری عبیدی صاحب نے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا۔ ہزاروں لوگوں نے بڑے شوق سے تقریر کو سنا۔

علاوہ ازیں مختلف احباب نے کھانوں پر بلا کر دیگر احباب کو تبلیغ و تعارف کرنے میں مدد دی ایک ہندو دوست نے بھی اصرار کے ساتھ ٹی پارٹی کا انتظام کیا اور شہر کے شرفاء کو بلا کر متعارف کروایا مشن ہاؤس میں طلبہ اور سرکاری ملازموں کو شیخ امری صاحب سے متعارف کرنے کے لئے دو دفعہ چائے کا انتظام کیا گیا تھا بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

ٹبورا سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر نے میری درخواست پر محترمی شیخ صاحب کا لیکچر سکول میں کروایا۔ محترمی شیخ امری صاحب کے قیام کے دوران میں مختلف پروگراموں میں ہر قسم کی مدد محترمی ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر اور چوہدری ظہیر احمد صاحب

(باقی ص ۸ پر)

صنعتی نمائش بر موقع جلسہ سالانہ کے متعلق

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا فیصلہ

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائے گی مندرجہ ذیل فیصلہ جات کی روشنی میں تمام لجنات ابھی سے اپنے اپنے ہاں تیاری شروع کر دیں تاکہ اس سال بھی نہایت شاندار پیمانہ پر نمائش منعقد ہو سکے۔

نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ ججز تمام اشیاء کو دیکھ کر ان کے اول اور دوم کا فیصلہ کریں گی اور جلسہ سالانہ کے دوران میں ہی انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دیئے جائیں گے (۱) بنائی پر اول اور دوم (۲) کروشیا پر اول اور دوم (۳) ہاتھ کی کڑھائی پر اول اور دوم انعام (۴) مشین کی کڑھائی پر اول اور دوم (۵) فینسی کام پر اول اور دوم (۶) متفرق اشیاء کی کڑھائی پر اول اور دوم۔ علاوہ ازیں کام بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات بھی ساتھ لائیں تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔ براہ مہربانی عہدہ دار لجنہ اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت اس بات کا تذکرہ بھی ضرور کریں کہ وہ نمائش کے لئے تیاری کر رہی ہیں۔ (۷) نیز ایک انعام اس لجنہ کو دیا جائے گا جس کے ذریعہ لجنہ مرکزیہ کو سب سے زیادہ نفع ہوگا۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خوشی اور غم ہر دو مواقع پر صدقہ دینے والوں کی فہرست

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور اگر غم پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ بطور صدقہ ادا کرنا اس کے لئے اطمینان قلب کا موجب ہوتا ہے۔ اس نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں اور بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی مشکلیں آسان کر کے بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۴۱) مکرم قاضی منظور احمد صاحب ایشیا فرنیچر کمپنی لاہور	۲/-
(۴۲) مکرم مبارک احمد صاحب ہاشمی سکردو آزاد کشمیر (ثانی)	۲۰/-
(۴۳) مکرم محمد ارشد صاحب سٹوڈنٹ چک نمبر ۳۷ ضلع شیخوپورہ	۵/-
(۴۴) مکرم مرزا فتح دین صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ	۵/-
(۴۵) مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ بنت میاں عبدالعزیز صاحب کوئٹہ	۵/-
(۴۶) مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائمقام وکیل المال۔ ربوہ	۲/-
(۴۷) مکرم اعجاز احمد صاحب دہلی دروازہ لاہور۔ بر نکاح خود	۵/-
(۴۸) مکرم حکیم روشن دین صاحب " " بر نکاح پسر خود	۵/-
(۴۹) مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب دہلی دروازہ لاہور بر نکاح خود	۵/-
(۵۰) مکرم محمد ابراہیم صاحب رشید دفتر بیت المال۔ ربوہ	۱/-
(۵۱) مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ابن چوہدری فیروز دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۵/-
(۵۲) مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔	۱/-
(۵۳) مکرم ڈاکٹر غلام نادر صاحب چک نمبر ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ۔	۵/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے دادا جان چوہدری نور احمد خانصاحب بھٹی آف سارچور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جن کی ان تھک کوششوں سے جماعت احمدیہ سارچور قائم ہوئی۔ مورخہ ۲۹/۱۰ بروز ہفتہ رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین

(صفدر علی خاں۔ آرام باغ کراچی)

چک ۴۹ جنوبی میں کامیاب تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک نمبر ۴۹ جنوبی ضلع سرگودھا کے زیر انتظام ۳۱ اکتوبر بوقت سات بجے تا دس بجے شب زیر صدارت محترم مولوی احمد خانصاحب نسیم جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب اور مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ ازاں بعد میاں محمد رمضان صاحب آف جھل بھٹیاں نے خوش الحانی کے ساتھ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں جناب صاحب صدر، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقاریر فرمائیں

سامعین نے پوری توجہ اور سکون سے آخر وقت تک جلسہ کی کارروائی سنی۔ جلسہ میں سرگودھا چک نمبر ۳۴ جنوبی، چک نمبر ۴۲ جنوبی، چک نمبر ۱۲۶ جنوبی، چک نمبر ۶۴ جنوبی اور چک نمبر ۱۱۶ جنوبی وغیرہ متعدد مقامات کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جلسہ محترم چوہدری عطاء اللہ خانصاحب گورایہ (نمبردار) کے مکان کے وسیع صحن میں ہوا۔ رہائش اور طعام کا خاطر خواہ انتظام چوہدری عطاء اللہ خان صاحب گورایہ اور چوہدری محمد خانصاحب گھمن نے کیا تھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناصر احمد ناظم جلسہ چک نمبر ۴۹ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا)

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک علمی مباحثہ

مورخہ ۳ نومبر بروز جمعرات الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام طلبائے جامعہ احمدیہ کے مابین "سزا تادیب کا موثر ذریعہ نہیں ہے" پر ایک علمی مباحثہ ہوا۔ قائدین ایوان و حزب مخالف علی الترتیب سید داؤد احمد انور اور قاضی نعیم الدین احمد درجہ خامسہ تھے۔ باقی مقررین عطاء الکریم شاہد، عبدالشکور، یوسف عثمان، راجہ نصیر احمد ناصر، سیف اللہ یوسف، مبارک احمد، محمد اسلم قریشی، لطیف احمد اور محمد کریم اللہ تھے۔ منصفی کے فرائض مکرم مسعود احمد خاں صاحب ایم اے نے سرانجام دیئے۔

مباحثہ کا آغاز ساڑھے چھ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد قوانین پڑھ کر سنائے گئے۔ تقاریر شروع ہوئیں جنہیں سامعین نے دلچسپی سے سنا۔ تقریروں کے ختم ہونے پر جج صاحبان کے فیصلہ مرتب کرنے کے وقفہ میں مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے دلچسپ تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے فیصلہ پڑھ کر سنایا اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس مباحثہ میں قاضی نعیم الدین احمد اول اور عطاء الکریم صاحب شاہد دوم قرار پائے۔

(محمد یوسف سلیم نائب الامین)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بہنوئی مہر نیاز احمد صاحب اعظم ۲۵ نومبر کو ایک امتحان دینے والے ہیں۔ نیز میرے بھانجے عزیزم وسیم احمد شاہد کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے پرخلوص دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ملک منصور احمد عمر محلہ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

(۲) عزیزم بشیر الدین قمر بعارضہ پیٹ درد دو تین ماہ سے بیمار ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ عموماً بیمار رہتی ہیں۔ بزرگوں، بھائیوں اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وسیمہ قدسیہ ملک بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان۔ حال نیاز نگر کسووال)

(۳) الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی قائمقام وکیل المال اول کی والدہ کی آنکھ کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب اکرام سے کامیاب اپریشن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ریاض احمد راولپنڈی)

(۴) میری بھانجی شہناز زہرہ اکثر بیمار رہتی ہے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے (خلیل احمد بشیر 60/R.B. کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور)

(۵) میرے والد مولوی عبدالواحد صاحب عرصہ تین ماہ سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب ضعف قلب کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالشکور چک نمبر ۸ ایم بی تحصیل خوشاب)

(۶) میری ہمشیرہ امۃ الحمید کشور کو حادثہ پیش آنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آ گئی ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں اپریشن کے لئے زیر علاج ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت یاب کرے۔ آمین

(سعید ناصر دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضرور تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۶۶:- میں سید جواد علی ولد سید سمیع اللہ صاحب قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پٹس برگ متحدہ امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد محترم بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ میرا موجودہ گزارہ میری ماہانہ آمد پر ہے۔ جو واقف زندگی ہونے کی حیثیت میں مجھے تحریک جدید کی طرف سے بصورت الاؤنس ۱۴۷ امریکن ڈالر ماہوار ملتا ہے میں اپنی آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کا کوئی حصہ ادا کر دوں تو وہ بھی میرے حصہ وصیت سے منہا کر دیا جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- سید جواد علی پٹس برگ امریکہ

گواہ شد:- نور الحق انور واقف زندگی حال پٹس برگ (امریکہ)

گواہ شد:- خلیل احمد ناصر واشنگٹن امریکہ

نمبر ۱۵۷۲۳:- میں آمنہ بی بی بیوہ ملک مشتاق علی صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ستر سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۰۵ء ساکن مکان ۲۶ گلی نمبر ۱۴ رام نگر لاہور صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

نمبر ۱ آٹھ کنال زمین جو قصبہ کنجاہ ضلع گجرات میں مجھے الاٹ ہے قیمت ۸۰۰/- روپے

نمبر ۲ ایک مکان جو میرے مہر میں ہے۔ اور وہ بھی قصبہ کنجاہ میں رہن ہے قیمت ۲۰۰۰/- روپے

نمبر ۳ زیور طلائی دو تولہ مالیتی ۲۰۰/- روپے

نمبر ۴ نقد ۲۱۰/-/- روپے

نمبر ۵ ماہوار جیب خرچ بیس روپے ہے

میں اس کل جائیداد مالیتی ۳۲۳۰/- روپے اور ماہوار جیب خرچ مبلغ بیس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا آمنہ بی بی والدہ عبد اللطیف ستکوہی مکان نمبر ۲۶ گلی نمبر ۱۴ رام نگر لاہور۔

گواہ شد:- چراغ دین صدر حلقہ مکان نمبر ۵ ادم سٹریٹ نمبر ۲ سنت نگر لاہور

گواہ شد:- عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد سنت نگر لاہور

نمبر ۱۵۶۰۱:- میں ڈاکٹر حاجی عبد الرحمن ولد حکیم محمد عبد اللہ صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ڈاکٹری عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد ایک مکان پختہ دو منزلہ رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۷۰۰۰/- روپے کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت اندازاً ایک صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف حاجی عبد الرحمن

العبد:- ڈاکٹر حاجی عبد الرحمان ریلوے روڈ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۷-۱۲-۵۹

گواہ شد:- خادم حسین ولد ملک محمد رمضان معاون ناظر امور عامہ ۲۷/۱۲/۵۹

نمبر ۱۵۶۰۲:- میں گلزار بیگم زوجہ ڈاکٹر حاجی عبد الرحمان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن پانچ تولہ قیمت ۱۸۰/- کل میزان ۱۱۸۰/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو اور جائیداد پیدا کروں یا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف حاجی عبد الرحمان صدر جماعت احمدیہ ننکانہ خاوند موصیہ۔

الامۃ:- گلزار بیگم

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:- اللہ داد خان زعیم مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۵۷۶۵:- میں چوہدری عمر الدین ولد اللہ جوایا صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی چیوہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد چار گھماؤں چار کنال زمین واقع کوٹلی چیوہ ضلع سیالکوٹ میں ہے جس کی موجودہ قیمت پانچ سو روپیہ فی گھماؤں کے لحاظ سے ۲۲۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت مزید کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز اگر میری آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ والسلام

العبد:- خاکسار نشان انگوٹھا چوہدری عمر الدین صاحب۔

گواہ شد:- محمد دین کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۶/۱/۶۰

گواہ شد:- نشان انگوٹھا قائم دین ولد اللہ جوایا جٹ برادر موصی۔

نمبر ۱۵۸۲۷:- میں امۃ الحمید بشریٰ بنت مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ قیمتی مبلغ چالیس روپے ہے اور ایک عدد طلائی گھڑی قیمتی مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بحصہ وصیت جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت یکصد دو سو ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔

الامۃ:- امۃ الحمید بشریٰ بنت مرزا بشیر احمد صاحب مکان نمبر ۵۰۸/۵ سٹیلائٹ ٹاؤن کوالمنڈی راولپنڈی ۱۲/۸/۶۰

گواہ شد:- محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حال مقیم راولپنڈی ۱۲/۸/۶۰

گواہ شد:- مرزا لئیق احمد ابن مرزا بشیر احمد صاحب مکان ۵۰۸/۵ کوالمنڈی راولپنڈی ۱۲/۸/۶۰

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ ۵)

اور ان کے بھائیوں نے فرمائی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ باقی احمدی دوستوں نے بھی ہر ممکن مدد فرمائی۔

متفرق امور

ایک یورپین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آفیسر عربی اسباق کے لئے مشن ہاؤس میں تین چار ماہ آتے رہے تھے۔ ان کے ولایت جانے پر ان کی دعوت چائے کی گئی۔ برادرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے ایک گھنٹہ سے زائد اسلام کی خوبیوں پر تبادلہ خیالات کیا بالآخر ان کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی مطبوعہ ربوہ) اور ریاض احادیث الصالحین بطور تحفہ پیش کیں۔ اول الذکر دونوں کتب میں نے اپنے خرچ پر ان کے لئے ربوہ سے منگوائی تھیں۔ اس نے لنڈن مشن جانے کا بھی وعدہ کیا۔

ایک سکھ دوست کی شادی میں شمولیت کا کا موقعہ ملا جس میں سے فائدہ اٹھانے کی خاطر حلقہ تعارف کو وسیع کیا۔ سرکاری افسران کے علاوہ دور دور از سے آنے والے معزز حاضرین سے تعارف کا موقعہ ملا۔ ان کے گیانی صاحب بھی دار العلوم سے آئے ہوئے تھے ان سے مذہبی امور پر بات چیت ہوئی جس میں اہم حصہ برادرم نذیر احمد صاحب ڈار نے لیا اور پھر گیانی صاحب کی درخواست پر قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ مطالعہ کے لئے

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے

ہر انسان کے لئے ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

درخواست دعا:-

مکرم چوہدری عبد المجید صاحب ریٹائرڈ انجنیئر و نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی آنکھوں کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مکرم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

ضروری اطلاع

مورخہ ۱۰/۱۱/۶۰ سے مریضوں کے معائنہ کا وقت ساڑھے آٹھ بجے صبح سے ایک بجے تک صرف ساڑھے چار گھنٹے رکھا گیا ہے ویسے ادویات وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے دکان حسب معمول پچھلے پہر بھی کھلی رہا کرے گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے لئے ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے امیدوار کا امتحان اکاؤنٹنٹ برائے لوکل باڈیز کا پاس ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں بمع سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول اور مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۲۰ نومبر ۶۰ء تک بھیج دیں۔

فدا محمد خان

سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ

جلسہ سالانہ ۶۰ء کے موقع پر

روزنامہ الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

مضمون نگار اصحاب جلد سے جلد اپنے قیمتی مضامین ارسال فرمائیں

حسب معمول امسال بھی جلسہ سالانہ ۶۰ء کے بابرکت موقع پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم اور باتصویر سالانہ نمبر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو انشاء اللہ نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

اس شاندار سالانہ نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے چونکہ یہ نمبر جلسہ سے کئی دن پہلے تیار ہو جائے گا۔ اس لئے جماعت کے اہل قلم بزرگوں اور اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۳۰/۱۱/۶۰ تک اپنے قیمتی اور بلند پایہ مضامین ارسال فرمائیں اسی طرح مشتہرین و ایجنٹ اصحاب بھی فوراً آرڈر بک کروالیں۔

(ادارہ)

(نوٹ) تاریخ مقررہ کے بعد میں موصول ہونے والے مضامین ضروری نہیں کہ سالانہ نمبر میں شائع ہو سکیں +

پیغام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ پرانا ملیریا بخار ضعف جگر۔ دائمی قبض۔ خرابی خون۔ درد کمر۔ جوڑوں کا درد۔ ریحی درد۔ دل کی دھڑکن اور کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقت دیتا اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل یا پیکٹ چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار۔ ربوہ

ضرورت ڈسپنسر و سیلز مین

ہم کو دکان کے لئے ایک کوالیفائیڈ نوجوان ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ جو نوجوان کوالیفائیڈ نہ ہو وہ بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ تنخواہ کوالیفائیڈ ڈسپنسر -/۱۲۵ روپیہ ماہوار۔ نان کوالیفائیڈ کو کم گریڈ دیا جائے گا۔

شفا میڈیکو۔ سوداگران انگریزی ادویات

۶۹ نسبت روڈ۔ لاہور

ضرورت ہے

مجھے اپنی ایجنسی میں انچارج مقرر کرنے کے لئے ریلوے کے ایک احمدی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر یا ریٹائرڈ بکنگ کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(ملک اللہ رکھا۔ ریلوے بکنگ ایجنسی ریل بازار لائل پور)

اشتہار

درخواست ہائے برائے عہدہ نائب تحصیلدار۔ گرداور قانگوئی۔ ہیڈ کلرک۔ ہیڈ ڈرافٹسمین کلرک۔ کلرک اور پٹواریاں۔ تریموں سدھنائی میلسی کی الحاقی انہار پر محکمہ زیر آبی اراضیات (واپڈا) میں کام کرنے کے لئے راقم کو مطلوب ہیں۔ تنخواہوں کے گریڈ سرکاری گریڈوں اور الاؤنسوں کے مطابق ہوں گے۔ واپڈا سے مزید سہولتیں علاوہ ہوں گی۔ ہر درخواست کے ساتھ عمر اور محکمانہ یا تعلیمی امتحانوں کی مصدقہ نقول اور سابقہ ملازمت کی تصدیق شامل ہونی ضروری ہے۔ نیز سابقہ آخری ملازمت سے سبکدوشی کی تصدیق شدہ وجہ شامل ہو۔ سرکاری ملازمان اپنے موجودہ افسران کے توسط سے درخواستیں دے سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں ہر صورت ۲۰/۱۱/۶۰ تک راقم کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ہر نواب خان افسر حصول اراضیات

تریموں۔ سدھنائی۔ میلسی لنک انہار (واپڈا) کملانہ ہاؤس بھکر روڈ جھنگ صدر